دارالافتاء

﴿حضرت مولانا مفتی ڈاکٹر عبدالواحد صاحب﴾

بسم اللہ حامداو مصلیا

کراچی کے دارالعلوم اور دارالافتاء والارشاد نے یہ فیصلہ صادر فرمایا ہے کہ :

''کان میں اور مثانہ وفرج داخل میں روزہ کی حالت میں کوئی دوا وغیرہ ڈالنے سے روزہ نہیں ٹوٹتا''۔

اس بارے میں ان کا خلاصۂ کلام یہ ہے :

''یہ بات کہ کان میں دوا ڈالنے سے روزہ کیوں فاسد ہوگا؟ کسی بھی فقہی کتاب میں اس کی کوئی دلیل حدیث مرفوع، موقوف یا مقطوع کی صورت میں بیان نہیں کی گئی۔ اس کی فقہی وجہ بیان کرنے سے بھی بعض عبارات میں تو سکوت کیا گیا ہے اور بعض عبارات میں **الفطر مما دخل لا مما خرج** کو بنیاد بنایا گیا ہے اور بعض عبارات میں یہ تصریح ہے کہ کان میں دوا ڈالنے سے اگر دوا حلق میں چلی جائے تو روزہ فاسد ہوگا ورنہ نہیں۔

اور بعض عبارات بلکہ کئی عبارات میں اس کی صراحت ہے کہ کان میں دوا ڈالنے سے دوا دماغ میں منتقل ہو جاتی ہے اور دماغ یا تو بعض ائمہ کے نزدیک خود جوف معتبر ہے اس لیے دماغ میں دوا پہنچنے سے روزہ ٹوٹ جائے گا اور بعض دوسرے حضرات کے نزدیک دماغ اس لیے جوف معتبر ہے کہ دماغ سے حلق کی طرف راستہ ہونے کی بناء پر دوا حلق یا معدے میں جائے گی اور حلق یا معدے میں جانے سے روزہ ٹوٹ جائے گا۔

اس سے معلوم ہوا کہ فقہاء کرام رحمہم اللہ کے نزدیک کان میں دوا ڈالنے سے روزہ فاسد ہونے کی اصل وجہ یہ ہے کہ دوا جوف معتبر یعنی دماغ یا حلق تک پہنچ جاتی ہے **وھو الاصل فی الافطار**۔ (یہی روزہ توڑنے کی بنیاد ہے)۔

اب رہی یہ بات کہ کان میں دوا ڈالنے سے کیا دوا واقعۃً حلق یا دماغ کی طرف کسی منفذ کے ذریعہ منتقل ہوتی ہے یا نہیں؟ تو یہ مسئلہ فقہ سے تعلق نہیں رکھتا بلکہ طب اور فن تشریح الابدان سے تعلق رکھتا ہے''۔ (تحریر مجلس تحقیق مسائل حاضرہ۔ ص۲)

ہم کہتے ہیں :

مجلس تحقیق والوں کا یہ کہنا کہ ''کسی بھی فقہی کتاب میں اس (بات) کی (کہ کان میں دوا ڈالنے سے روزہ کیوں فاسد ہوگا) کوئی دلیل حدیث مرفوع، موقوف یا مقطوع کی صورت میں بیان نہیں کی گئی'' قابلِ تسلیم نہیں۔ خود انہی کی ذکر کردہ عبارات نمبر ۱۹ میں یہ ہے۔

وفی الهداية :

ومن احتقن او استعط او اقطر فی اذنه افطر لقوله صلی الله علیه وسلم الفطر مما دخل

ہدایہ میں ہے جس شخص نے حقنہ لیا یا ناک میں دوا ڈالی یا کان میں قطرے ٹپکائے تو اس کا روزہ ٹوٹ گیا کیونکہ نبی ﷺ کا ارشاد ہے جسم میں داخل ہونے والی چیز سے روزہ ٹوٹ جاتا ہے۔

سوچنے کی بات ہے کہ صاحبِ ہدایہ **افطار فی الاذن** (کان میں قطرے ٹپکانے) کی صورت میں افطار کا فتوٰی دے رہے ہیں اور اس کی دلیل میں مرفوع حدیث کو ذکر کر رہے ہین۔ اتنی ظاہر اور بدیہی بات کا دارالعلوم کراچی کی مجلس تحقیق سرے سے انکار کر دے تو تعجب کی بات ہے۔

اس مرفوع حدیث کے بعد صاحب ہدایہ نے اپنے معمول کے مطابق عقلی دلیل یوں ذکر کی **ولوجود معنی الفطر وهو وصول مافیه صلاح البدن الی الجوف.** اور اس لیے کہ روزہ ٹوٹنے کی وجہ پائی جاتی ہے جو جوف میں مفید بدن چیز کا پہنچنا ہے)

صاحب ہدایہ کا یہ عمل نہ صرف یہ کہ خود واضح ہے بلکہ دوسری عبارتوں کی بھی حل کرتا ہے۔ صاحب ہدایہ کی ذکر کردہ نقلی دلیل یعنی مرفوع حدیث کو صاحب اعلاء السنن نے بھی من وعن اختیار کیا ہے جو کہ ایک مزید تائید ہے۔

ودلت هذه الاحادیث علی ما فی الهداية ان من احتقن او استعط او اقطر فی اذنه افطر (اعلاء السنن ص ۱۲۶ ج ۹)

یہ احادیث ہدایہ کے اس مسئلہ کی دلیل میں کہ جس شخص نے حقنہ لیا یا ناک میں دوا ڈالی یا کان میں قطرے ڈالے تو اس کا روزہ ٹوٹ جاتا ہے۔

لیکن مجلس تحقیق والے اس کو یوں کہہ کر گزر گئے ہیں کہ ''بعض عبارات میں **الفطر مما دخل لا مما خرج** کو بنیاد بنایا گیا ہے''۔ اور اس طرح سے انہوں نے ان الفاظ کے مرفوع حدیث ہونے کی حیثیت کو بالکل مٹا کر رکھ دیا۔

رہی صاحب ہدایہ کی ذکر کردہ عقلی دلیل تو یہ وہی ہے جس کو مجلس تحقیق والوں کے بقول ''اور بعض عبارتوں میں

یہ تصریح ہے کہ کان میں دوا ڈالنے سے اگر حلق میں جائے تو روزہ فاسد ہوگا ورنہ نہیں اور بعض عبارات بلکہ کئی عبارات میں اس کی صراحت ہے کہ کان میں دوا ڈالنے سے دوا دماغ کی طرف منتقل ہو جاتی ہے''۔

غرض مجلس تحقیق کی عبارت کا جواب یہ ہے کہ بعض عبارتوں میں تو نہ کوئی عقلی دلیل ذکر ہے اور نہ نقلی دلیل مذکور ہے جبکہ بعض میں نقلی دلیل یعنی حدیث مرفوع مذکور ہے، بعض میں دونوں مذکور ہیں اور بعض میں صرف عقلی دلیل مذکور ہے۔

اب ہم اصل مسئلہ کی مزید وضاحت کرتے ہیں :

ہم سمجھتے ہیں کہ دارالعلوم کراچی اور دارالافتاء والارشاد کے حضرات حدیث **الفطر مما دخل** کو تو مانتے ہیں البتہ ہماری طرح وہ بھی اسکو مقید مانتے ہوں گے اب قید کیا ہے؟ اس میں نزاع ہے۔

عام طور سے فقہا چونکہ جوف معدہ یا جوف دماغ میں وصول کو علت بتاتے ہیں اور اس پر انہوں نے بعض اختلافات کا مدار رکھا ہے اس لیے دارالعلوم کراچی اور دارالافتاء والارشاد نے اسی کو **وھو الاصل فی الافطار** مان کر حدیث کو یوں مقید کیا ہے :

الفطر مما دخل جوف البطن او جوف الدماغ

اور جوف بطن سے ہماری طرح ان کی مراد بھی ہے حلق سے لے کر دبر تک کا جوف۔ اب انہوں نے دیکھا کہ کان، احلیل، مثانہ اور فرج داخل ان میں سے کوئی بھی جوف بطن یا جوف دماغ نہیں کھلتا تو انہوں نے ان میں کوئی چیز ڈالنے کو مفسد صوم نہیں مانا۔

لیکن اس صورت میں ان حضرات پر لازم آئیگا کہ سانس کے ذریعہ پھیپھڑوں میں جانے والی کسی چیز مثلاً سگریٹ نوشی، انہیلر (Inhaler) عمداً گرد و غبار اور دھوئیں کو اندر کرنے سے بھی روزہ نہ ٹوٹے کیونکہ فم (منہ) سے آگے دو جوف ہیں ایک جوف معدہ یا جوف بطن جو کھانے کی نالی کی ابتداء سے شروع ہوتا ہے اور اس میں اترنے سے روزہ ٹوٹتا ہے، دوسرا سینہ کا جوف (Respiratory Cavity) جو سانس کی نالی سے شروع ہوتا ہے اور سینہ کے اندر پھیپھڑوں تک ممتد ہے۔ جدید تحقیق سے معلوم ہوا ہے کہ جوف سینہ کا جوف بطن سے کوئی اتصال نہیں ہے اور ان حضرات کے نزدیک **الاصل فی الافطار** جوف معدہ یا جوف دماغ میں وصول ہے جوفِ سینہ میں نہیں۔ رہیں اس سے متعلق کچھ باریکیاں تو وہ قابلِ التفات نہیں۔

اس کے برعکس ہم کہتے ہیں کہ حدیث **الفطر مما دخل** کے عموم مادخل سے جو چیزیں خاص کی گئی ہیں مثلاً جو مسام سے داخل ہو یا جس کا دخول انسان کے اختیار سے باہر ہو ان کی بنا پر ہم حدیث کو یوں مقید مانتے ہیں۔

الفطر مما دخل ای جوف من اجواف البدن من منفذ ای منفذ کان

یعنی جو کسی منفذ سے کسی جوف میں داخل ہو اس سے روزہ ٹوٹتا ہے۔

ہمارے دلائل یہ ہیں :

(۱) حدیث میں جوف معدہ یا جوف دماغ میں وصول کی قید پر کوئی الفاظ یا قرائن دلالت نہیں کرتے۔ فقہاء کا فہم تو مسلم ہے لیکن ائمہ احناف نے تو کہیں اس حدیث کے مقید ہونے کی تصریح نہیں کی جس طرح کراچی کے دارالعلوم اور دارالافتاء والارشاد (غالبًا) کرتے ہیں۔ اور یہ قوی احتمال ہے کہ بعد کے فقہاء حضرات کو اپنے دور کی طبی تحقیقات کے مطابق نقلی و عقلی دلائل میں توافق نظر آیا تو انہوں نے عقلی دلائل پر پورا زور ڈال دیا لیکن اس میں خفا نہیں کہ اصل اعتبار نقلی دلیل کو حاصل ہوتا ہے۔

(۲) امام محمد اپنی کتاب الاصل میں ذکر کرتے ہیں :

قال ابو حنیفة السعوط والحقنة فی شهر رمضان یوجبان القضاء ولا کفارة علیه و کذلك ما اقطر فی اذنه.

امام ابو حنیفہ رحمہ اللہ نے حلق تک یا دماغ تک وصول اور عدم وصول کا اعتبار نہیں کیا بلکہ مطلق **اقطار فی الاذن** کو مفسد صوم کہا اور اس کی دلیل میں صاحب ہدایہ نے مذکورہ بالا مرفوع حدیث ذکر کی۔

(۳) دارالعلوم کراچی اور دارالافتاء والارشاد والوں نے جس قید کے ساتھ حدیث کو مقید مانا ہے اس کے لیے تشریح بدن کی ضرورت ہوگی۔ کان میں بھی احلیل میں بھی، مثانہ میں بھی اور فرج داخل میں بھی بلکہ جوف سینہ میں بھی۔ حالانکہ یہ طے شدہ بات ہے کہ شریعت نے ہمیں امة امیة کہہ کر تشریح بدن جیسی تدقیقات کا مکلّف نہیں بنایا بلکہ تشریح بدن عام طور سے انسانی لاش کی کانٹ چھانٹ پر موقوف ہے جبکہ ہمیں اس موقوف علیہ کی اجازت ہی نہیں دی۔ اور جس چیز کی نہ ہمیں اجازت دی اور نہ ہمیں اس کا مکلّف بنایا اس کے لیے ہم ابنائے زمانہ کی تحقیقات و تدقیقات کے محتاج ہوں یہ بات بھی قابلِ قبول نہیں۔ فقط واللہ تعالیٰ اعلم

☆